روزے کی حالت میں دانتوں کی صفائی اور روٹ کنال کروانا

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3605

تاریخ اجراء: 26 شعبان المعظم 1446ھ / 25 فروری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ رمضان کے مہینے میں دانت کی صفائی اور اس کا روٹ کنال کروانا درست ہے یا نہیں؟ اس حوالے سے شرعی رہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

علمائے کرام نے حالت روزہ میں ہر اس کام سے منع فرمایا ہے جس کے سبب روزہ ٹوٹنے کا خدشہ ہو مثلاً وضو کرتے وقت غرغرہ کرنا، ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا، منجن کرنا وغیرہ کہ ان میں پانی وغیرہ کے قطرے اور ذرّات کا حلق میں چلے جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ لہذا روزے کی حالت میں دانتوں کی صفائی اور ان کا روٹ کنال نہیں کروانا چاہیے کیونکہ اس دوران دانتوں کا خون اور اس میں لگائی جانے والے انجکشن میں موجود دوائی کا حلق سے نیچے اترنے کا خدشہ ہے، اگر حلق سے نیچے خون یا دوائی وغیرہ اتر گئی اور روزہ ہونا یاد تھا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ دانتوں کی صفائی، روٹ کنال وغیرہ والا کام افطار کا وقت ہو جانے کے بعد کروایا جائے۔

حاشیۃ الططاوي علی مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح میں ہے: "(و) يسن (المبالغة فی المضمضة) وھو ایصال الماء لراس الحلق (و) المبالغة فی (الاستنشاق) وھی ایصاله الی فوق المارن (لغير الصائم) والصائم لا يبالغ فيهما خشية افساد الصوم۔ لقوله عليه الصلاة والسلام "بالغ فی المضمضة والاستنشاق الا ان تكون صائما" یعنی کلی کرنے میں مبالغہ یعنی حلق کی جڑ تک پانی پہنچانا اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ یعنی ناک کے نرم گوشے سے اوپر تک پانی پہنچانا، اس شخص کے لئے سنت ہے جو روزے سے نہ ہو جبکہ روزہ دار ان دونوں چیزوں میں روزہ ٹوٹنے کے خطرے کے پیشِ نظر مبالغہ نہیں کرے گا، اس لئے کہ نبی پاک صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو مگر یہ کہ روزے سے ہو (تو مبالغہ نہ کرو)۔(حاشیۃ الطحطاوي علی مراقي الفلاح شرح نور الإیضاح، ج 1، ص 70، الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت - لبنان)

بہارِ شریعت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”کلی کر رہا تھا بلا قصد پانی حلق سے اُتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا، مگر جبکہ روزہ ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قصداً ہو۔ یوہیں کسی نے روزہ دار کی طرف کوئی چیز پھینکی، وہ اُس کے حلق میں چلی گئی روزہ جاتا رہا۔ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 987، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

منجن کے متعلق فتاوی رضویہ میں اعلی حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”منجن ناجائز و حرام نہیں جبکہ اطمینانِ کافی ہو کہ اس کا کوئی جزو حلق میں نہ جائے گا، مگر بے ضرورتِ صحیحہ کراہت ضرور ہے۔ درِ مختار میں ہے ”: کرہ لہ ذوق شيء ۔۔۔ الخ“ یعنی روزہ دار کو کسی چیز کا چکھنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 551، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

رد المحتار میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "من قلع ضرسه في رمضان ودخل الدم إلی جوفه في النهار ولو نائما فیجب علیه القضاء" ترجمہ: جس نے رمضان میں دن کو داڑھ نکلوائی اور خون پیٹ تک پہنچ گیا اگرچہ سویا ہوا ہو تو اس پر قضا لازم ہے۔(رد المحتار، ج 2، ص 396، الناشر: دار الفکر - بیروت)

بہار شریعت میں ہے "روزہ میں دانت اکھڑوایا اور خون نکل کر حلق سے نیچے اُترا، اگرچہ سوتے میں ایسا ہوا تو اس روزہ کی قضا واجب ہے۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 986، مکتبۃ المدینہ)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم